مطالبہ ہے کہ قومی سطح پر عظمتِ قرآن کانفرنس منعقد کرائی جائے اور فوری طور پر سوئیڈن ہالینڈ اور ڈنمارک کے سفیروں کو بلا کر انہیں متنبہ کردیں کہ اگر اس گھناؤنے عمل سے باز نہ آئے تو اگلا احتجاج ان کے سفارت خانوں کے باہر ہوگا۔

بہرحال مغرب نے مسلمانوں کو تڑپانے اور اشتعال دلانے کے لیے قرآن سوزی کے واقعات دوبارہ شروع کردیئے ہیں، جن پر مغربی ممالک سمیت ان کی لے پالک لونڈی ’’اقوامِ متحدہ‘‘ بالکل چپ سادھے ہوئے ہے۔ انہیں سوچنا چاہیے کہ ’’ہر عمل کا ایک ردِعمل ہوتا ہے۔‘‘ جب ایک ملعون بار بار ایک عمل کررہا ہے تو اس کا پھر کہیں نہ کہیں ردِعمل بھی آئے گا۔ ردِعمل آنے پر پھر مغرب کو تلملانے اور جھنجھلاہٹ کا شکار نہیں ہونا چاہیے، اور نہ یہ کہنا چاہیے کہ مسلمان دہشت گرد ہیں اور مسلمانوں میں برداشت نہیں۔ یہ کتنی گھٹیا سوچ ہے کہ ترکی نے سوئیڈن کی نیٹو میں شمولیت کی مخالفت کردی تو چونکہ ترکی کے لوگ مسلمان ہیں اور قرآن کریم کے ماننے والے ہیں تو ان کے قرآن کریم کو جلایا جائے اور دھمکی دی جائے کہ اگر ترکی نے مخالفت ترک نہ کی تو ہر جمعہ ایسے واقعات کیے جائیں گے۔ افسوس صد افسوس! بتلایا جائے کہ یہ کونسی انسانیت اور کونسی عقل مندی ہے؟

بہرحال! ہم مغربی عوام سے یہ کہنا چاہتے ہیں کہ آپ عوام اپنے اپنے ممالک کے ان حکمرانوں کو سمجھانے کی کوشش کریں، اور انہیں کہیں کہ ہمارے امن کو تہ وبالا نہ کریں، اس لیے کہ اگر نفرت کی یہ آگ بھڑک اُٹھی تو اس کے سامنے کوئی نہیں بچ سکے گا، ولا فعل اللہ ذٰلک.

پاکستان میں تین المناک حادثات!

۲۹؍جنوری ۲۰۲۳ء کو کوئٹہ سے کراچی جاتے ہوئے تیز رفتاری کے باعث مسافروں سے بھری بس ایک کھائی میں جاگری، بس میں آگ لگنے کے باعث ۴۴ آدمی جاں بحق ہوگئے، صرف دو آدمی زندہ بچے جو کہ زخمی حالت میں ہیں۔

اسی طرح اسی دن ایک مدرسہ کے طلباء کوہاٹ میں کشتی میں سیر کی غرض سے سوار ہوئے تو گنجائش سے زیادہ افراد کشتی میں بٹھانے پر کشتی اُلٹ گئی، جس سے گیارہ طلبہ شہید ہوگئے۔

۳۰ رجنوری ۲۰۲۳ء بروز پیر پشاور پولیس لائن کی جامع مسجد میں عین ظہر کی نماز کے وقت ایک دھماکہ ہوا، جس میں ۶۳ نمازی حضرات شہید جبکہ ڈیڑھ سو سے زائد افراد زخمی ہوئے، ان زخمیوں میں کئی افراد کی حالت نازک ہے، پورے کے پی کے میں سوگ کا سماں ہے۔ پولیس کے مطابق مسجد میں باجماعت نمازِ ظہر ادا کی جارہی تھی، جس کے دوران پہلی صف میں کھڑے خودکش حملہ آور نے خود کو دھماکے سے اُڑادیا، جس سے مسجد کی چھت گرگئی اور ایک حصہ شہید ہوگیا۔ شہداء میں پیش امام، ایک پولیس افسر اور خاتون شامل ہیں۔ دھماکے کے وقت چار سو پولیس اہلکار موجود تھے۔ وزیر اعظم شہباز شریف، آرمی چیف، وزیر اعلیٰ کے پی کے گورنر، پشاور کے میئر کے علاوہ سیکورٹی حکام جائے وقوعہ پر پہنچے، ہسپتال میں زخمیوں کی عیادت کی۔

اس اندوہناک اور غمناک واقعہ کی جتنی بھی مذمت کی جائے کم ہے۔ ایک عرصہ سے کے پی کے میں پولیس فورسز پر کئی حملے ہوچکے ہیں، جس میں کئی پولیس افسران اور سپاہی جاں بحق ہوگئے۔

یہ واقعہ پولیس لائنز میں ریڈ زون میں ہوا ہے، جہاں پولیس کے علاوہ سول لوگوں کو کئی چوکیوں سے تفتیش کے بعد آگے جانے کی اجازت دی جاتی ہے، تو سوچنے کا مقام ہے کہ یہ دہشت گرد اندر کیسے پہنچا؟ کیا پولیس میں سے کسی نے سہولت کاری کی، یا یہ سیکورٹی پر مامور افراد اور اہلکاروں کی غفلت کے سبب یہ سانحہ پیش آیا؟

بہرحال! ادارہ بینات ان تینوں حادثات میں شہید ہونے والے حضرات کے لیے رفعِ درجات کی دعا اور ان کے لواحقین سے دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتا ہے اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ اس واقعہ کی فوری تحقیقات کرکے اصل مجرموں کو پکڑ کر کیفرِ کردار تک پہنچائے، تاکہ جہاں ان واقعات میں شہداء کے لواحقین کے لیے کچھ تسلی کا سامان ہو، وہاں دوسرے دہشت گردوں کے لیے عبرت ہو۔ جو اس سانحہ میں زخمی ہیں اللہ تعالیٰ ان کو جلد از جلد صحت عطا فرمائے۔ اللہ تبارک تعالیٰ ہمارے ملک کی حفاظت فرمائے اور ملک دشمنوں کو دنیا وآخرت میں عبرت کا نشان بنائے۔ آمین

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہٖ سیدنا محمد و علیٰ آلہٖ و صحبہٖ أجمعین

..... ❁ ..... ❁ ..... ❁ .....